

باب 3

سماجی اداروں کی سمجھ

(Understanding Social Institutions)

I

تعارف

اس کتاب کی ابتداء فرد اور سماج کے باہمی تفاضل کے بارے میں بحث کے ساتھ ہوئی۔ ہم نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک سماج کا فرد ہونے کی حیثیت سے ایک مقام پر فائز ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کی ایک حیثیت اور ایک کردار یا پھر بہت سارے کردار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اتنے سہل نہیں ہوتے ہیں جنہیں کہ ہم سب نے افراد کی حیثیت سے منتخب کرتے ہیں۔ وہ کردار فلموں کے کردار کی طرح بھی نہیں ہوتے جنہیں ایک اداکار اپنی مرضی سے منظور یا پھر ناممنظور کر سکے۔ یہاں سماجی ادارے ہوتے ہیں جو افراد پر دباؤ یا ضبط، سزا یا انعام، نافذ کرتے ہیں۔ وہ ادارے ریاست کی طرح ’بین‘، سماجی ادارے یا پھر خاندان کی طرح ’بینی‘ ہو سکتے ہیں۔ یہاں اس باب میں ہم سماجی اداروں سے متعارف ہوں گے اور یہ بھی کہ اداروں کو اپنے آپ میں اختتام کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ درحقیقت لوگوں نے خاندان ’مذہب‘، ریاست یہاں تک کہ تعلیم کو بھی اپنے آپ میں ایک اختتام کی حیثیت سے ہی دیکھا ہے۔

چیزے چیزے آپ اس باب کا مطالعہ کریں گے آپ یہ سوچ سکیں گے کہ کس طرح سماجی ادارے افراد پر ضبط (کنٹرول) قائم کرتے ہیں اور ساتھ ہی موقع بھی فراہم کرتے ہیں۔ آپ یہ بھی توجہ دیں گے کہ سماج کے مختلف حصوں پر کیا ان کا اثر غیر مساوی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ یہ بھی پوچھ سکتے ہیں کہ خاندان کس طرح مردوں اور عورتوں پر دباؤ قائم کرنے کے ساتھ ہی ساتھ انہیں موقع بھی فراہم کرتے ہیں؟ سیاسی یا قانونی ادارے کس طرح مراعات اور بے خلی کو متاثر کرتے ہیں؟

II

خاندان، شادی اور رشتہ داری

شاپید و سراکوئی وجود اتنا نظری نہیں جتنا کہ خاندان۔ عموماً ہم یہ اندازہ لگاتے ہیں کہ دوسرے تمام خاندان بھی ویسے ہی ہیں جیسا کہ ہمارا خاندان جس میں کہ ہم رہتے ہیں۔ کوئی اور سماجی ادارہ اتنا عمومی اور غیر تغیر پذیر نہیں رہا جتنا کہ خاندان، سماجیات اور سماجی بشریات نے کئی دہائیوں تک مختلف بین ثقافتوں میں یہ ظاہر کرنے کے لیے حلقہ جاتی تحقیق کی کہ مختلف سماجوں میں خاندان، شادی اور متعلقہ اداروں کی الگ شکل و صورت ہونے کے باوجود بھی یہ ادارے سماج کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ خاندان، (نجی حلقہ) معاشری، سیاسی، ثقافتی و تعلیمی (عمومی حلقہ) حلقے سے کس طرح جڑا ہوتا ہے۔ آپ کو پھر سے یہ یاد کرایا جاسکتا ہے کہ مختلف حلقوں سے تبادلہ خیال کی ضرورت کیوں پڑتی ہے جس کا ذکر ہم نے باب 1 میں کیا تھا۔

سرگرمی 1

اس طرح کی مثالوں کے بارے میں سوچیے کہ کس طرح خاندان، مذہب اور ریاست کے لوگ قربانی دیتے ہیں۔

ہم نے پہلے بھی دیکھا کہ سماجیات میں تصورات کی متفاہ اور مختلف فہمیں پائی جاتی ہیں۔ ہم تقابلی اور تصادمی پس منظر سے بھی متعارف ہوئے اور یہ دیکھا کہ انہوں نے ایک ہی چیز کو مختلف نظریہ سے دیکھا ہے جیسے طبقہ بندی یا پھر سماجی ضبط۔ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ سماجی اداروں کو اور بھی اچھی طرح سے جانے کے ذریعے ہیں۔

ایک نفاذی نظریہ سماجی اداروں کو سماجی معیاروں، عقائد، قدروں اور کردار کا ایک پیچیدہ سیٹ سمجھتا ہے جو کہ سماج کی ضرورتوں کے جواب میں پیدا ہوتے ہیں۔ سماجی ادارے سماجی ضروریات کی تتسکین کے لیے موجود رہتے ہیں۔ اس طرح سماج میں ہمیں رسمی و غیر رسمی سماجی ادارے دکھائی دیتے ہیں جیسے خاندان اور مذہب۔ غیر رسمی سماجی اداروں کی مثال بین جبکہ قانون اور (رسمی) تعلیم رسمی سماجی ادارے ہیں۔

تصادمی فکر والوں کا مانتا ہے کہ سماج میں تمام افراد کیکساں مقام نہیں ہوتا۔ سارے سماجی ادارے چاہے وہ خاندان، مذہب سیاست میں، میں تعلیم، طبقہ، ذات برادری یا جنس کے حوالے سے ہو سماج کے غالب طبقوں کے حق میں ہی عمل پذیر ہوتے ہیں۔ با اثر سماجی عمل نہ صرف سیاسی اور معاشری اداروں پر اپنا حق جاتے ہیں بلکہ وہ یہ بھی طے کرتے ہیں کہ حکمران طبقہ کی فکر سماج کی فکر بن جائے۔ سماج کی عام ضروریات کے نظریہ سے یہ فکر بہت ہی مختلف نظر آتی ہے۔

کردار ادا کرنے والی کے طور پر فرض کیا جاتا ہے (گیڈنیس۔ 2001) یہ تصور صرف جنس کی نا انسانی کے سب سوالیہ نہیں ہے بلکہ اس لیے بھی کہ جو تجرباتی مطالعہ دوسری ثقافتیں میں انجام دیے گئے ہیں اور تاریخ یہ واضح کرتی ہے کہ یہ حقیقت نہیں ہے۔ حقیقت میں آپ کام اور معیشت کی بحث میں دیکھیں گے کہ سلے ہوئے کپڑوں کی برآمدات جیسی موجودہ صنعت میں عورتوں کی محنت و مزدوری کا بہت بڑا حصہ شامل ہوتا ہے۔ تعلقات کے ٹوٹنے سے بھی اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ مرد ہی گھروں کے حاکم اعلیٰ ہوتے ہیں۔ نیچے دیا ہوا باس اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ضروری نہیں کہ یہ تجھ ہو۔

خاندان کی شکلوں میں فرق

ہندوستان مرکزی خاندانوں سے مشترک خاندانوں کے چلن کے بارے میں ایک اہم بحث چھڑگی ہے۔ ہم نے پہلے بھی یہ دیکھا کہ سماجیات کس طرح فہم عامہ کے تاثرات پر سوال کھڑے کر چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرکزی خاندان ہندوستان میں ہمیشہ سے محروم ذاتوں اور طبقوں میں خاص طور پر موجود رہا ہے۔

وظائفی (تفاعلی) فکر کے مہرین کا مانتا ہے کہ خاندان اہم کاموں کو انجام دیتا ہے جو کہ سماج کی بنیادی ضرورتوں اور سماج کے نظم و ضبط کو دوامی بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔ وظائفی نظریہ یہ دلیل دیتا ہے کہ اگر خواتین خاندان کی دیکھ بھال کریں اور مرد خاندان کے لیے روزی روٹی کمائیں تو جدید صنعتی سماج کے وظائف اچھی طرح ادا ہوتے ہیں۔ پھر بھی ہندوستان میں دوسرے مطالعے کے ذریعہ یہ پتہ چلتا ہے کہ صنعتی و معاشری طرز کے تحت خاندانوں کو مرکزی (نیوکلیر) ہونے کی ضرورت نہیں (سنگھ 1993: 83) یہ صرف ایک مثال ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ کس طرح ایک سماج کی طرز جو کہ تجربہ کی بنیاد پر ہے ہم اسے لازماً عمومی نہیں بنا سکتے۔

وظائفی نظریہ کے مہرین نے مرکزی خاندان کو صنعتی سماج کی مانگوں سے پہنچنے والی بہترین ساز و سامان والی ایک اکائی کے طور پر دیکھا ہے۔ اس قسم کے خاندان میں گھر کا ایک بالغ فرد گھر سے باہر کام کرتا ہے اور دوسرا بالغ فرد گھر اور بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ عملی طور پر نیوکلیر خاندان میں ان مساوی کرداروں میں شوہر کو روزگار کمانے والے کے طور پر مشینی طرز کا کردار اپنانا ہوتا ہے جبکہ خاندان کے ڈھانچہ میں موثر جذباتی

مرکزی گھر

جب مردشہروں کی طرف بھرت کر جاتے ہیں تو خواتین کو کھیت کی جتنا اور کھیت کے کاموں کی دیکھ رکھ کرنی ہوتی ہے۔ کئی بار وہ اپنے گھر کو چلانے والی تہبا خاتون بن جاتی ہے۔ اس قسم کے گھروں کو خاتون مرکزی گھر کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بیوگی بھی اس قسم کے گھروں کے نظام کی تخلیق کرتی ہے یا اس طرح کی صورت حال مردوں کی دوسری شادی کر لینے اور اپنی پہلی بیوی بچوں یا دوسرے افراد جو کہ اُس پر منحصر تھے انہیں وقت پر پیسہ نہ بھینے کے سب بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ ایسے حالات میں عورت کو خود ہی اپنے خاندان کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے۔ جنوبی-مشرقی مہاراشٹر اور شامی آندھرا پردیش کے کولم قبائلی طبقوں میں خواتین مرکزی گھر ایک منظور شدہ نورم (Norm) کے طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں۔

یہ قبول کرتا ہوں کہ ان میں سے زیادہ تر مشترکہ خاندانوں میں رہتے تھے۔ (شاہ: 1998)

یہ پھر سے ایک وسیع تعمیم (Generalisation) ہے لیکن سماجیاتی پس منظر میں یہ ہمیں فہم عامہ کے تاثرات پر آنکھ بند کر کے یقین کرنے کے خلاف محتاط کرتا ہے اور یہ واضح کرتا ہے کہ مشترکہ خاندان تیری سے ختم ہو رہے ہیں۔ یہ ہمیں اس بات سے بھی ہوشیار کرتا ہے کہ احتیاطی تقابلی اور تجرباتی مطالعے کی ضرورت ہے۔

مطالعے یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ کس طرح مختلف سماجوں میں خاندان کی الگ الگ شکلیں موجود ہوتی ہیں۔



ماہر سماجیات اے۔ ایم۔ شاہ کا کہنا ہے کہ آزادی کے بعد سے ہندوستان میں مشترکہ خاندان کے نظام میں لگاتار اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مطابق اس کا اہم معاون عامل رہا ہے ہندوستان میں امکان زندگی میں اضافہ۔ مردوں کی عمر میں یہ اضافہ 1941-85 سے 1981-1985 کے دوران 32.5 سے بڑھ کر 55.4 سال اور خواتین کی عمر 31.7 سے بڑھ کر 55.7 سال ہو گئی۔ اس کے نتیجہ میں پختہ عمر کے لوگوں (60 سال یا اس سے زائد) کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا تھا۔ شاہ لکھتے ہیں کہ ”ہمیں یہ پوچھنا ہو گا کہ یہ بزرگ کس قسم کے گھروں میں رہتے تھے؟“ میں



تو جسکیجی کہ کس طرح خاندان اور رہائش میں فرق ہوتا ہے۔



کام اور گھر

ایک دلچسپ مثال جرمنی کو متعدد کرنے کے نامعلوم نتائج کی ہے۔ 1990 کی دہائی میں متعدد ہونے سے قبل خاندانوں کو حاصل سہولیات جو کہ حفاظت و فلاح و بہبود کے تحت مہیا کرائی گئی تھیں انہیں نئی جرمن حکومت نے واپس لے لیا جس کے سبب جرمنی میں شادی کے نظام میں بہت تیزی کے ساتھ گراوٹ دیکھی گئی۔ غیر محفوظ معاشی حالات میں اضافہ کے احساس کی وجہ سے لوگ شادی سے انکار کرنے لگے۔ اس معاملہ کو بھی ایک نامعلوم نتیجہ کے طور پر سمجھا گیا (باب 1)۔ اس طرح یہ معاشی عمل کے سبب خاندان اور رشتہ داری میں تبدیلی آتی رہتی ہے لیکن اس تبدیلی کی سمت تمام ممالک اور حلقوں میں ہمیشہ ایک جیسی نہیں ہو سکتی۔ ان کے علاوہ اس کا یہ بھی مفہوم نہیں کہ پچھلے سارے معیار اور ڈھانچے پوری طرح بر باد ہو گئے بلکہ تبدیلی اور تسلسل پہلو بہ پہلو ہوتے ہیں۔

فیملی کس طرح جنس پر مبنی ہوتی ہے؟

لوگوں میں یہ عقیدہ کہ لڑکا ضعیفی میں والدین کا سہارا بننے کا اور لڑکیاں شادی کے بعد گھر سے چلی جائیں گی۔ نتیجہ میں

رہائش کے قانون کے مطابق کچھ سماج اپنے شادی اور خاندانی روایات میں مادر مقامی ہیں جبکہ دوسرے پدر مقامی۔ پہلی صورت کے حوالے سے نئے شادی شدہ جوڑے کو بیوی کے والدین کے ساتھ رہنا پڑتا ہے جبکہ دوسری صورت میں شادی شدہ جوڑے کو شوہر کے والدین کے ساتھ رہنا پڑتا ہے۔ پدر نسبی خاندانوں کے نظام میں اختیارات اور غلبہ مردوں کے پاس ہوتا ہے۔ مادر نسبی خاندان خواتین خاندان کے معاملات میں فیصلہ لینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جہاں بھی مادر نسبی خاندان موجود ہیں ان تمام باتوں کا دعویٰ مادر اقتداری خاندانوں کے بارے میں نہیں کیا جاسکتا ہے۔

خاندان دوسرے سماجی حلقوں اور خاندانی تبدیلیوں سے جوڑے ہوتے ہیں

ہم روزمرہ کی زندگی میں عموماً یہ دیکھتے ہیں کہ خاندان دوسرے حلقوں جیسے معاشی یا سیاسی حلقوں سے علاحدہ اور مختلف رہتے ہیں۔ پھر بھی آپ یہ دیکھیں گے کہ خاندان، گھر بار، اس کی ساخت اور اصولوں سے سماج بہت زیادہ جڑے ہوتے ہیں۔

1901-2001 کے بیچ ہندوستان میں جنس کا تناسب

جنس کا تناسب	سال	جنس کا تناسب	سال
946	1951	972	1901
941	1961	964	1911
930	1971	955	1921
934	1981	950	1931
926	1991	945	1941
(927)*			2001

* 2001 میں 0-6 سال کے عمر گروہوں میں لڑکیوں کا جنس کی نیاز پر تناسب گھٹ کر 1000 کے مقابلہ 927 ہو گیا ہے۔

دخت جنین کش (Fema Focticide) کے واقعات سے لڑکیوں کی جنسی تناسب میں بھی ایک زوال ہونے لگا۔ بچوں میں جنس کا تناسب 1991 میں گھٹ کر ایک ہزار لڑکوں کے مقابلے 934 لڑکیاں اور پھر 2001 میں ایک ہزار لڑکوں کے مقابلے یا اوسط 927 رہ گیا ہے۔ بچوں کا جنس کے تناسب کی بنیاد پر زوال میں فی صدد اضافہ کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے۔ وہ صوبے جو خوشحال ہیں جیسے پنجاب، ہریانہ، مہاراشٹر اور مغربی شہابی صوبے اُن میں حالات اور بدتر ہیں۔ پنجاب میں ایک ہزار لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کا تناسب گھٹ کر صرف 793 رہ گیا ہے۔ پنجاب اور ہریانہ کے کچھ ضلعوں میں یہ تناسب گر کر 700 سے بھی نیچے آ گیا ہے۔

سرگرمی 3

مختلف سماجوں میں شادی کرنے والے ساتھیوں کی تلاش کے لیے کیے جانے والے مختلف طریقوں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

خاندان میں لڑکوں پر زیادہ خرچ ہونے لگا۔ حیاتیات کی اس حقیقت کے باوجود کہ لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں کے زندہ رہنے کے بہتر موقع ہوتے ہیں ہندوستان میں کم عمر میں مرنے والے گروہوں میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں کے مقابلے میں بہت زیاد ہے۔

شادی کی فتمیں

شادی کی بہت ساری فتمیں موجود ہیں۔ ان قسموں کو شادی کرنے والے جوڑوں کی تعداد اور کون کس کے ساتھ شادی کر سکتا ہے کہ ضابطے کی بنیاد پر پیچنا جاسکتا ہے۔ قانونی طور پر شادی کرنے والے جوڑوں کی تعداد کے حوالے سے شادی کی دو فتمیں پائی جاتی ہیں۔ (1) یک زوجیت (2) کثیر زوجیت۔ یک زوجیت افراد پر یہ پابندی عائد کرتی ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی کے ساتھ شادی ہو سکتی ہے۔ اس نظام کے تحت ایک وقت میں ایک مرد صرف ایک ہی عورت کے ساتھ اور ایک عورت ایک ہی مرد کے ساتھ شادی کر سکتی ہے۔ یہاں تک کہ جہاں کثیر زوجیت کی اجازت ہے حقیقت میں وہاں پر بھی یک زوجیت کا روایج وسیع پیمانہ پر پایا جاتا ہے۔ زیادہ تر سماجوں میں افراد کو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت اپنے شریک حیات کی موت یا پھر طلاق کی صورت میں ہوتی ہے لیکن وہ بھی ایک وقت میں ایک سے زیادہ

سرگرمی 2

ایک تیلاؤ عبارت واضح کرتی ہے: ایک بیٹی کی پرورش کرنا دوسروں کے آنگن میں پودے کو پانی دینے کی طرح ہے۔ ایسی دوسری کہاوتوں کا پتہ لگائیں جو کہ اس کے برعکس ہیں۔ بحث کیجیے کہ کس طرح مشہور سماجی کہاوتوں سماج کے سماجی انتظامات کی جھلک پیش کرتی ہیں۔

شادی کا ادارہ

تاریخی اعتبار سے شادی کی وسیع فتمیں اور شکلیں مختلف سماجوں میں موجود رہی ہیں۔ یہ بھی پایا گیا کہ یہ مختلف وظائف (تفاہل) انجام دیتے ہیں۔ حقیقت میں شادی کرنے والے جوڑوں کے لیے جس طرح کا اہتمام کیا جاتا ہے وہ اس کا انکشاف کرتا ہے کہ شادیوں میں رسم و رواج کی جیعت الگیز فتمیں موجود ہوتی ہیں۔

داخلی و خارجی زوجیت کا اصول

کچھ سماجوں میں شادی کو لے کر پابندیاں گھری ہوتی ہیں جبکہ دوسرے چند سماجوں میں شادی کرنے یا نہ کرنے کے اصول بہت ہی زیادہ واضح اور خاص طور پر معین ہوتے ہیں۔ شادی کی قسموں کو اس اصول کے تحت بنایا جاتا ہے کہ شادی کرنے والا اہلیت/نااہلیت رکھتا ہے یا نہیں۔ اسی بنیاد پر شادیوں کو داخلی و خارجی زوجیت میں بانٹا گیا ہے۔

داخلی زوجیت کے اصول کے تحت ایک فرد کو اسی ثقافتی گروہ کے اندر شادی کرنی ہوتی ہے جس کا کہ وہ رکن ہے۔ مثال کے طور پر ذات، خارجی زوجیت میں داخلی زوجیت کے بر عکس فرد کو اپنے/ اپنی گروہ سے باہر شادی کرنی ہوتی ہے۔ داخلی و خارجی زوجیت کو رشتہ داری کی چند اکائیوں کے حوالہ سے جانا جاتا ہے جیسے کہ گوت، ذات، نسل اور نسلیاتی یا نسبی گروہ۔ ہندوستان میں خاص طور پر شمالی ہندوستان کے کچھ حصوں میں دیہاتی خارجی زوجیت کا چلن ہے۔ دیہاتی خارجی زوجیت اس بات کا تعین کرتی ہیں کہ بیٹیوں کی شادیاں اُن خاندانوں میں کی جائے جن کا گھر گاؤں سے دور ہو۔ یہ اس بات کو یقینی صورت دیتا ہے کہ دلہن کا اپنے سُسرالی گھر کے ساتھ خوشگوار تال میل اُس کے گھر والوں کی دخل اندازی کے بغیر اچھی طرح سے چلتا رہے۔ جغرافیائی دوری اور اس پر غیر مساوی تعلقات جو کہ پدر نسبی نظام میں موجود ہیں اس کو یقینی شکل دیتے ہیں کہ شادی شدہ لڑکیاں اکثر اپنے والدین سے مل نہیں پاتیں۔ اس طرح اپنے پیدائشی گھر سے لڑکی کا جدا ہونا یقینی تکلیف دہ موقع ہوتا ہے۔ رخصتی کی اس تکلیف کو لوگ گیتوں میں مرکزی تصور بنایا کہ اس طرح پیش کرتے ہیں۔

جوڑے نہیں بناسکتے۔ اس طرح کی یک زوجیت کو ترتیب دار یک زوجیت کا نام دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر مقامات پر بیوی کی موت کے بعد شوہر کو دوسری شادی کرنے کا رواج رہا ہے لیکن جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اعلیٰ ہندو طبقے کی بیواؤں کو دوبارہ شادی کرنے کی ممانعت تھی۔ لیکن بیواؤں کی دوبارہ شادی کرنے کا مسئلہ 19 ویں صدی کی اصلاحی تحریک کی ہم کا ایک اہم امر بن گیا تھا۔ شاید آپ کو اس بارے میں بہت زیادہ معلومات نہ ہو کہ آج کے جدید ہندوستان میں عورتوں کی آبادی کا تقریباً 10 فیصد حصہ وہ ہے جس میں 55 فیصد وہ عورتیں ہیں جن کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہے اور وہ بیوہ ہیں (چین 353:2000)۔

کثیر زوجیت وہ قسم ہے جو ایک وقت میں ایک سے زائد شریک حیات پر منی ہے۔ اس میں نا تو کثیر زوجیت (ایک شوہر کے ساتھ دو یا زائد بیویاں) یا کثیر شوہری (ایک بیوی کے دو یا زائد شوہر) کی شکل پائی جاتی ہے۔ عموماً جن سماجوں میں معاشری حالات سخت ہوتے ہیں ان سماجوں میں اس قسم کی شادیاں ایک جواب ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ ان حالات میں تھا ایک مرد اپنی بیوی اور بچوں کی کفالت اچھی طرح نہیں کر سکتا اس کے علاوہ بہت زیادہ غربی کے حالات بھی لوگوں پر محروم آبادی کے لیے دباؤ ڈالتے رہتے ہیں۔

شادیوں کے معاملے میں اہتمام: اصول اور ہدایت

کچھ ایک سماجوں میں شادی کرنے والے ساتھیوں کا انتخاب والدین/رشته داروں کے ذریعہ کیا جاتا ہے جبکہ کچھ ایسے بھی دوسرے سماج موجود ہیں جن میں اپنے ساتھی کے انتخاب کو لے کر افراد کو مقابلہ زیادہ آزادی حاصل ہوتی ہے۔

سرگرمی 5

کیا آپ نے کبھی شادی کے اشتہارات دیکھے ہیں؟ انی
جماعت کو گروں میں تقسیم کیجیے اور مختلف اخبارات،
رسالوں اور انٹرنیٹ کو دیکھیے۔ اپنے نتائج پر بحث کیجیے۔ کیا
آپ سوچتے ہیں کہ داخلی زوجیت آج بھی راجح اصول
ہیں؟ شادی کے لیے انتخاب کو سمجھنے میں یہ آپ کی کس
طرح مدد کرتے ہیں؟ زیادہ اہم یہ ہے کہ یہ سماج میں کس
طرح کی تبدیلیوں کی جھلک پیش کرتے ہیں؟

کچھ اہم تصویرات خاص طور سے وہ جو خاندان، رشتہ داری اور شادی کی تشریع کرتے ہیں

خاندان لوگوں کا ایک گروہ ہے جو بلا واسطہ قرابت داری کی
بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور جس کے بالغ
ممبران کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی دیکھ بھال
کریں۔ رشتہ داری افراد کے درمیان تعلقات کی ایک ڈور
ہوتی ہے جو یا تو شادی کے ذریعہ یا پھر ورشہ میں ملتی ہے اور
جو خون کے رشتہ داروں کو آپس میں جوڑتی بھی ہے (ماں،
باپ، ہم و لد، بچے وغیرہ)۔ شادی کو دو بالغ (مرد اور عورت)
افراد کے درمیان سماجی معلومات اور منظور جنسی تعلقات کی
سماجی منظوری کی حیثیت سے واضح کیا جاسکتا ہے۔ جب دو
لوگوں کی شادی ہوتی ہے تو آپس میں تعلقات بھی قائم ہوتے
ہیں اس طرح شادی کے رشتہ لوگوں کو آپس میں وسیع پیلانے
پر جوڑتے ہیں۔ ایک شریک حیات کے والدین، بھائی، بہن
اور دوسرے خونی رشتہ دار شادی کے ذریعہ آپس میں رشتہ دار
بن جاتے ہیں۔ جائے پیدائش والا خاندان شناختی خاندان
کھلاتا ہے اور جس خاندان میں کسی شخص کی شادی ہوتی ہے

بابا ہم پرندوں کے جہنڈ کی طرح ہیں
ہمیں دور اڑنا ہو گا: ہماری اڑان بہت لمبی
ہو گی،

ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کہاں جائیں گے؟
بابا میری پالکی آپ کے محل سے نہیں
جاسکتی

(کیونکہ اس کے دروازے بہت چھوٹے ہیں)

بیٹھی، میں ایک اینٹ نکال دوں گا
(راستے کو بڑا کرنے کے لیے تاکہ تیری پالکی
اُس میں سے چلی جائے)

لیکن تجھے اپنے گھر جانا ہو گا

(چننا : WS26 : 1993)

اپنے خوبصورت بال میں کنگھا کرلو
دولہا جلد آئی گا اور تمہیں دور لے جائے گا
ڈھول تیز تیز بچ رہے

ہیں شہنائی کی مددم مددم آواز سنائی دے
رہی ہے

کسی اجنبی کا بینا مجھے چھین لے گا
میرے کھیل کے ساتھیوں اپنے کھلونوں کے ساتھ آئو
آئو کھیل لیں، اور پھر کبھی نہیں کھیل پائیں گے
جب میں کسی اجنبی کے گھر روانہ ہو جائوں گی۔

سرگرمی 4

شادی کے مختلف گیتوں کو مچ کیجیے اور بحث کیجیے کہ وہ شادی
اور جنس کے سماجی فرکی رشتہوں کی کس طرح عکاسی کرتے
ہیں۔

میں درج نہیں کیا جاتا ہے۔ غیر رسمی معیشت کا مفہوم باقاعدہ روزگار کے دائرے سے ہٹ کر کیا جانے والا یہ ورنی معاملہ ہے۔ اس میں عموماً کیے گئے کام یا خدمات کے بدلتے میں نقد ادا بینگی کی جاتی ہے لیکن کبھی کبھی ان میں اشیاء یا خدمات کا سیدھا مبادلہ بھی ہوتا ہے۔

ہم کام کو جسمانی اور ذہنی محنت کے ذریعہ کیے جانے والے اجرتی یا غیر اجرتی کاموں کے طور پر جان سکتے ہیں جن کا مقصد انسان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اشیاء اور خدمات کی پیداوار کرنا ہے۔

کام کی جدید شکلیں اور تقسیم محنت

سماج کی قبل جدیدت شکلوں میں لوگ زیادہ تر زراعت کرتے تھے یا مویشیوں کو پالتے تھے تاکہ اُن سے گزر بسر ہو سکے۔ صنعتی ترقی یا انتہا سماج میں صرف تھوڑی سی آبادی ہی ہے جو کہ زراعت سے جڑی ہے اب تو زراعت کا پیشہ خود بھی صنعتی بن چکا ہے کیونکہ زیادہ تر کام اب مشینوں کے ذریعہ ہوتا ہے نہ کہ ہاتھوں کے ذریعہ۔ ہندوستان جیسے ملک کی زیادہ تر آبادی آج بھی گاؤں میں رہتی ہے اور زراعت و دوسرے گاؤں سے جوے پیشوں کو اپنائے ہوئے ہے۔

وہ افرائش نسل والا خاندان کہلاتا ہے۔ خون کے ذریعہ بنے ہوئے رشتہ داروں کو ہم جدی اور جو شادی کے ذریعہ رشتہ دار بنتے ہیں انہیں نسبی رشتہ دار کہتے ہیں۔ کام اور معاشی اداروں کو لے کر جب ہم اگلے حصہ میں بڑھیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کیسے خاندان اور معاشی زندگی کا آپس میں ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔

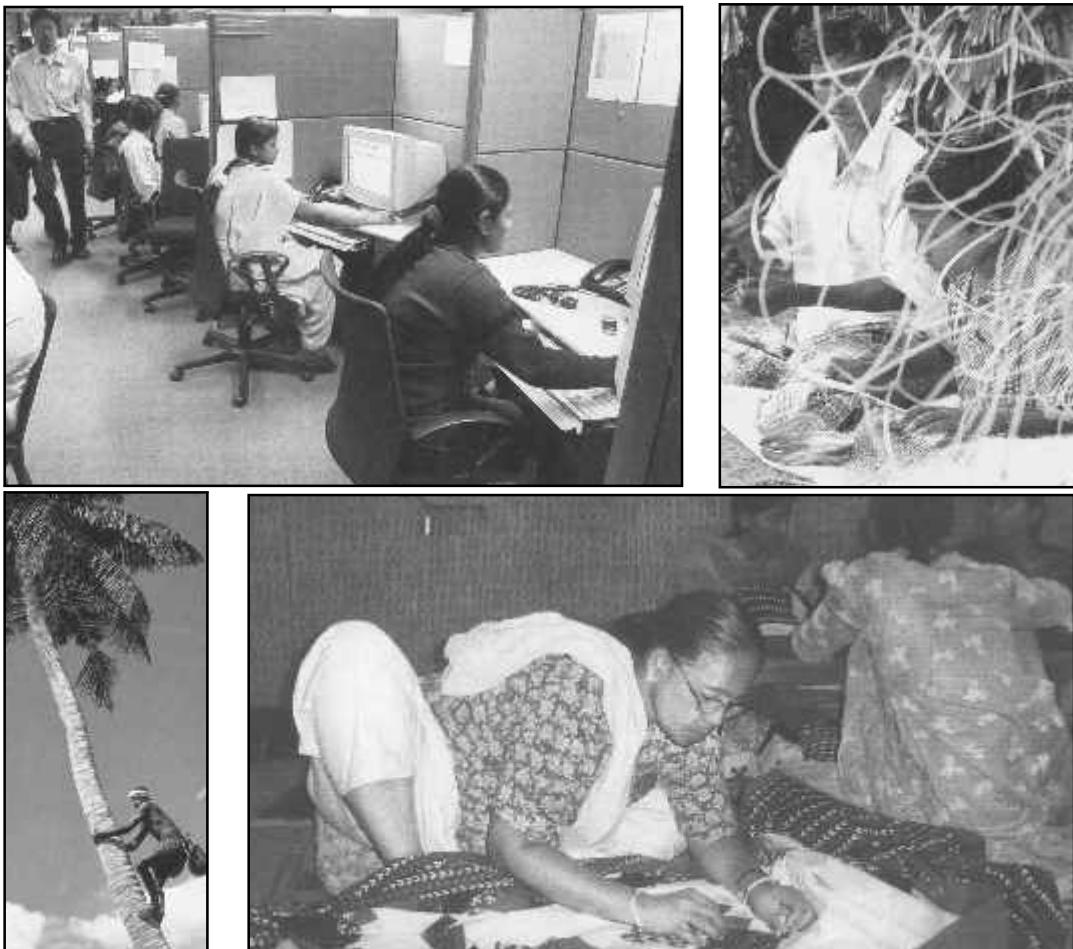
III

کام اور معاشی زندگی

کام کیا ہے؟

بچوں اور نو عمر طالب علموں کی حیثیت سے ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ جب ہم بڑے ہوں گے تو ہم کس طرح کا کام کریں گے۔ یہاں کام سے مراد اجرتی روزگار سے ہے۔ جدید دور میں کام کی سب سے زیادہ واضح تشریح یہی ہے۔ یہ حقیقت ایک سادے تصور کو واضح کرتی ہے، بہت سارے کاموں کی قسمیں اجرتی روزگار کے تصور کے مطابق نہیں ہوتیں۔ مثال کے طور پر غیر رسمی معیشت میں کیے جانے والے پیشتر روزگار کو بلا واسطہ طور پر رسمی روزگار کی شماریات

ایسا کوئی بھی پیش نہیں تھا جسے ٹنی کی گرینی نے زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر آزمایا ہے۔ اپنی پیالی اٹھانے کی عمر سے ہی اس نے روزانہ دو وقت کی روٹی اور کپڑوں کے عوض میں لوگوں کے گھروں میں متفرق نوکری کرنا شروع کر دیا تھا۔ متفرق کاموں کے صحیح معنی کیا ہیں یہ وہ ہی لوگ جان سکتے ہیں جنہوں نے دوسرے بچوں کے ساتھ ہنسنے اور کھلیکے کی عمر میں وہ نوکری کی ہو۔ بچے کے جھنجھنالانے سے لے کر، ماسٹر جی کے سرکی ماش کرنے تک کوئی بھی غیر دلچسپ کام متفرق نوکری کی فہرست میں آتا ہے (چغتا ۲۰۰۴: 125)۔ اپنے مشاہدے کے ذریعہ یا ادب اور یہاں تک کے فلموں سے بھی اس طرح کیے گئے مختلف قسم کے کاموں کے بارے میں معلوم کیجیے اور ان پر بحث بھی کیجیے۔



کام کی قسمیں

سب سے اہم خصوصیت تقسیم محنت کا اعلیٰ پچیدہ نظام لاتعداد اور مختلف پیشوں میں تقسیم ہو گیا ہے جن میں لوگوں نے مہارت حاصل کر لی ہے۔ روایتی سماجوں میں غیر رسمی کام کو دستکاری کی مہارت کے ساتھ جوڑا جاتا تھا۔ دستکاری کے ہنر کو لمبی تربیت کے ذریعہ سیکھا جاتا تھا۔ دستکاری عموماً کاریگری کے عمل کے ہر ایک حصہ کو شروع سے لے کر آخر تک انجام دیتے تھے۔

سرگرمی 6

ہندوستانیوں کے تناسب کے بارے میں معلوم کیجیے جو کہ دیہی پیشوں سے جڑے ہیں ساتھ ہی ان پیشوں کی ایک فہرست بھی تیار کریں۔

ہندوستان میں اور بھی دوسرے راجनات ہیں جیسے کہ خدماتی سیکٹر میں توسع، جدید سماجوں کے معاشی نظام کی ایک

سرگرمی 9

اپنے کھانے والی چیزوں، رہائشی مکان میں استعمال ہونے والے سامان اور کپڑے جنہیں آپ پہنچتے ہیں ان سب کی ایک فہرست تیار کریں اور یہ بھی معلوم کریں کہ انہیں کس نے اور کیسے تیار کیا؟

کام کی تبدیلی

صنعتی عمل کا ریاضی ان آسان عملوں میں تقسیم ہو گئیں جن کو بالکل صحیح وقت کے ذریعہ منظم طور پر چانچا جاسکتا تھا۔ بہت زیادہ پیداوار کے لیے بڑے بازار کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ نمایاں اختراع حرکت پر یہ اسمبلی لائین (درجہ بدرجہ صنعتی پیداوار کے لیے ترتیب وار کلیس)۔ صنعتی پیداوار کی ضرورت تھی مہنگے آلات اور لگاتار دیکھ بھال کرنے والے ملازمین جن کی زیرگرانی یہ نظام چل سکے۔

کچھلی کئی دہائیوں سے ایک تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے جو کہ اکثر ویژٹرچلی پیداوار یا کام کا غیر مرکزی ہونا کہلاتی ہے۔ یہ بحث کی جاتی ہے کہ عالمگیریت کے اس تیز رفتار دور میں فرمولوں اور ممالک کے درمیان سابقت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فرم کے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ بدلتے ہوئے بازار کے حالات کے مطابق پیداوار کو منظم کریں۔ ایک نیا نظام کیسے کام کرتا ہے مزدوروں پر اس کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اسے سمجھنے کے لیے بنگلور میں ایک کپڑے کی صنعت میں کیے گئے مطالعہ کے اقتباس پڑھیے۔

صنعت ایک بہت بڑی مانگ کے سلسلے کا ایک اہم اور ضروری حصہ ہوتی ہے اور اس طرح صنعت کا کمی آزادی

سرگرمی 7

معلوم کیجیے کہ حالیہ برسوں میں کیا ہندوستان میں خدماتی سیکٹر میں بھی بدلاؤ ہوا ہے۔ وہ سیکٹر کون سے ہیں؟

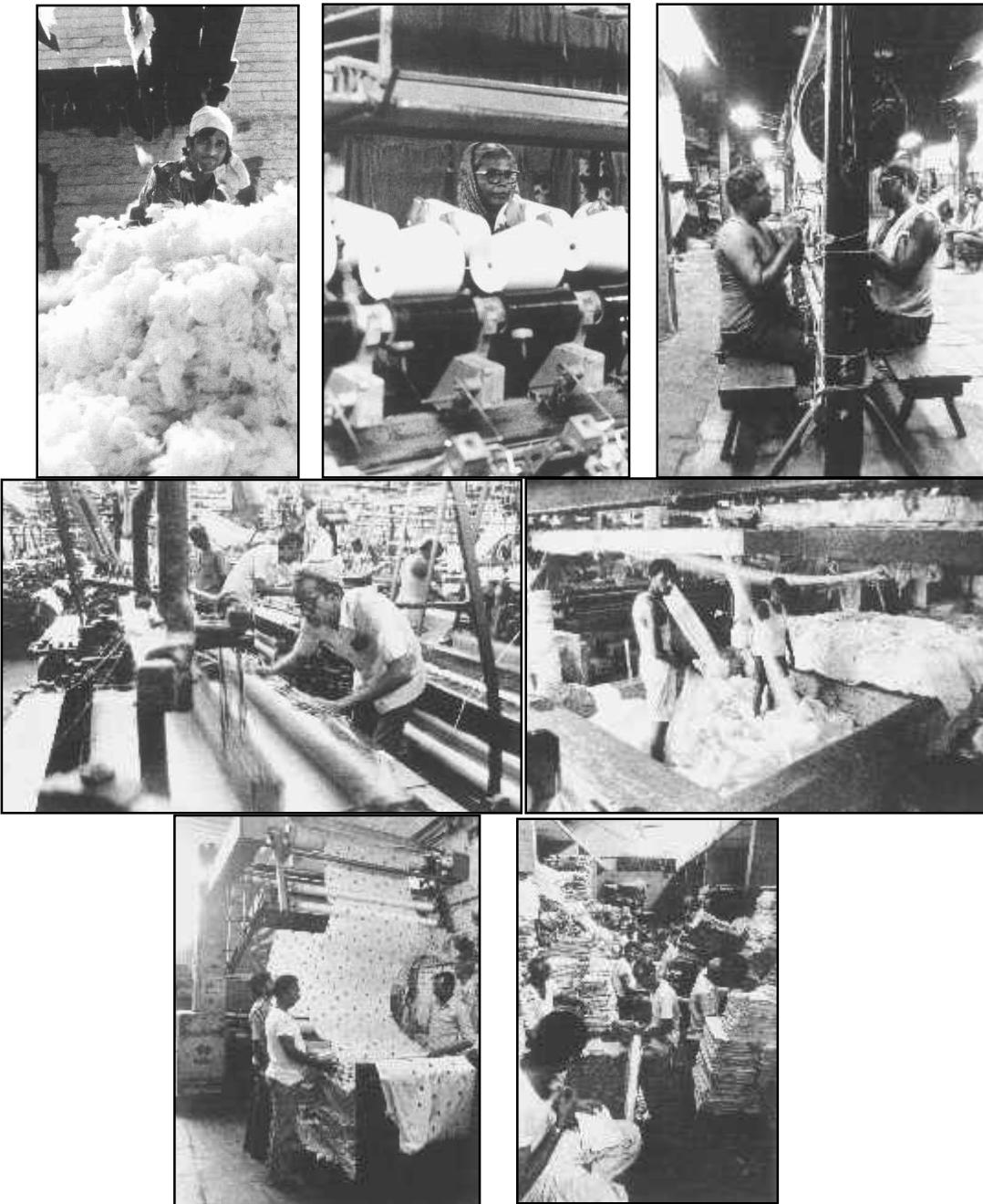
جدید سماج اس بات کا بھی شاہد ہے کہ کام کے موقع اور محل میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔ صنعتی تحریک سے پہلے زیادہ تر کام گھر پر کیے جاتے تھے اور کام کو انجام دینے میں گھر کے سبھی لوگ اجتماعی طور پر ہاتھ بٹاتے تھے۔ صنعتی تکنیک میں ترقی جیسے بجلی اور کوئلے سے چلنے والی مشینوں نے بھی کام اور گھر کے درمیان علاحدگی میں تعاون دیا۔ سرمایہ دار مالکوں کے کارخانے صنعتی ترقی کا اصلی مرکز بن گئے۔

سرگرمی 8

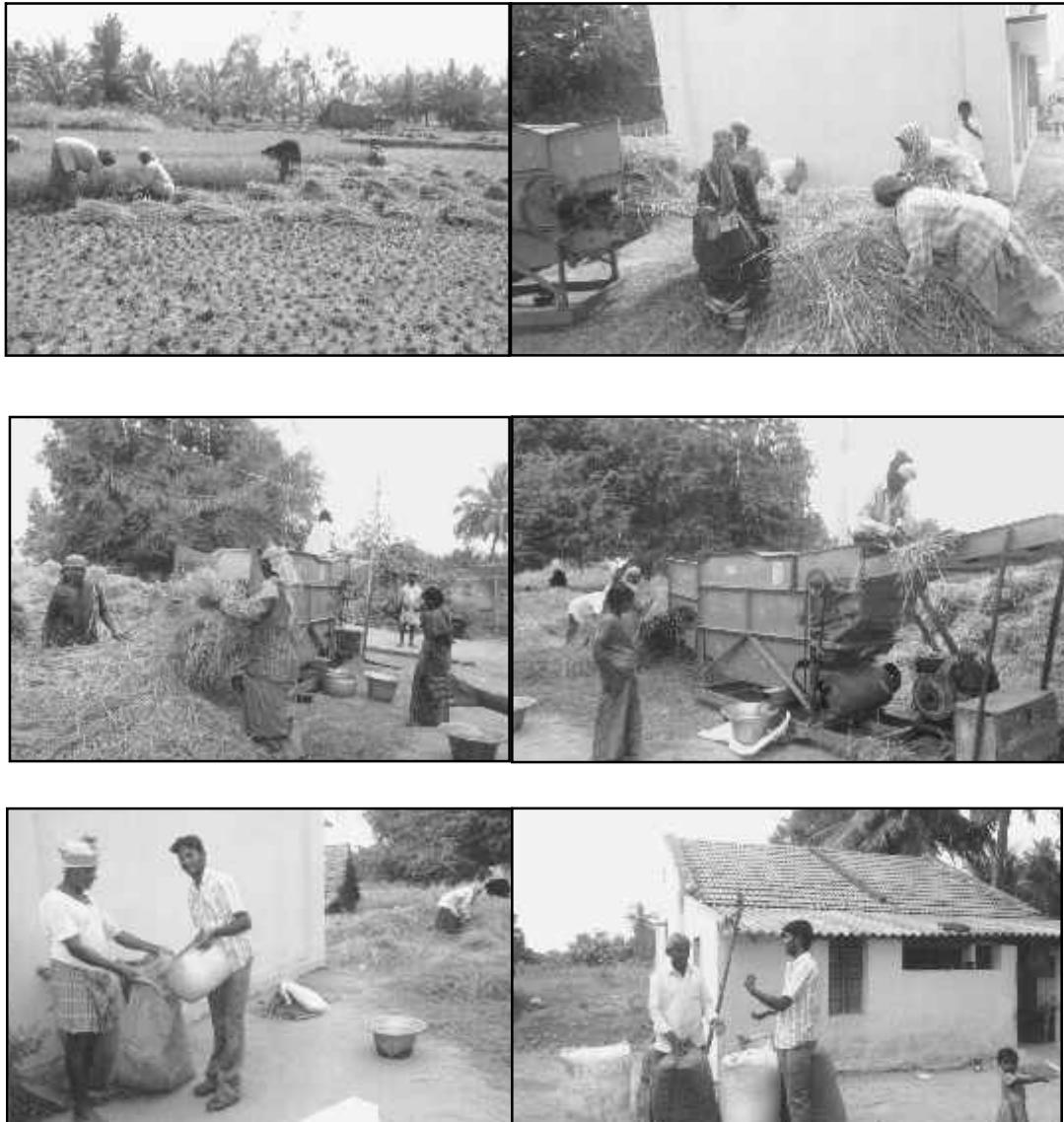
کیا آپ نے ایک استاد جلا ہے کو کام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ معلوم کیجیے کہ ایک عدشال تیار کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے؟

کارخانوں میں جاب کرنے والے لوگ مہارتی کام کرنے میں تربیت یافتہ تھے جس کے بدلتے انہیں مزدوری بھی ملتی تھی۔ مزدوروں میں پیداوار کی مقدار اور نظم و ضبط کو بنائے رکھنے کے لیے نیجران کے کاموں کی نگرانی کرتا تھا۔

جدید سماجوں کی ایک اہم خصوصیت ہے معاشری باہمی انحصار کا بہت زیادہ پھیلاو۔ ہم سب اُن کارگروں پر منحصر رہتے ہیں جو ہماری زندگی کی ضرورتوں کو قائم رکھنے والی اشیاء اور خدمات کے لیے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض استشنا کے ساتھ جدید سماجوں میں زیادہ تر لوگ اپنے کھانے والی غذا، رہنے والے مکان یا اپنی ضرورت کی اشیاء کی پیداوار خود نہیں کرتے۔



پیداوار کے دو طریقوں پر بحث کریں۔ ایک فیکٹری میں کپڑوں کے بننے کا ایک منظر دو جگہوں پر نیچے دکھایا گیا ہے۔



ایک گاؤں میں دھان کی صفائی اور چھنائی

قیمت پر ایسا کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ کسی سماج کے پاس معین مقدار میں اختیارات ہوتے ہیں اور کچھ اس کا استعمال کرتے ہیں جبکہ دوسرا نہیں۔ دوسرے الفاظ میں کوئی فرد یا گروہ اختیارات کو اس لیے نہیں رکھتا کہ وہ بالکل الگ تھلگ پڑ جائے بلکہ دوسروں کے ساتھ تعلقات بنانے کے لیے بھی انہیں رکھتا ہے۔

طااقت کے اس تصور میں وسیع، صاف اور واضح طور پر شامل ہیں: خاندان میں بڑوں کے ذریعہ پچھوں کو گھر لیوں کاموں میں لگانا، اسکول میں پرنسپل کے ذریعہ نظم و ضبط قائم کرنا، کارخانے میں جزل میجر کے ذریعہ کام کو تقسیم اور اپنی پارٹی کے کاموں کو کنٹرول کرنے والے سیاسی لیڈر۔ پرنسپل کو اسکول میں نظم و ضبط بنائے رکھنے کا اختیار ہے، سیاسی پارٹی کے صدر اعلیٰ کو پارٹی سے کسی مبرکوں کا لئے کا اختیار ہے۔ ہر ایک معاملے میں فرد کا یا گروہ کو اس حد تک اختیارات حاصل ہوتے ہیں کہ دوسروں کو ان کی خواہش کا احترام کرنا پڑتا ہے اور انہیں مانا بھی پڑتا ہے۔ ان معنوں میں سیاسی امور یا سیاست کا تعلق طاقت سے ہے۔

لیکن اپنے مقاصد کا حصوں میں طاقت کس طرح عمل پذیر ہوتی ہے؟ کچھ لوگ کیوں دوسروں کے حکم کو مانتے ہیں؟ ان تمام سوالوں کے جواب اختیار سے جڑے ہوئے تصور کے حوالہ سے اخذ کیے جاسکتے ہیں؟ اختیارات کو ہی طاقت کے ذریعہ سے ہی استعمال کرتے ہیں۔ اختیار طاقت کی وہ شکل ہے جسے قانونی ہونے کی حیثیت سے منظور کیا جاتا ہے یعنی جسے صحیح اور منصفانہ مانا جاتا ہے یہ ادارتی ہے کیونکہ یہ قانونی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگ طاقتوں لوگوں کے اختیارات کو منظور کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے ضبط کو درست اور

ایک حد تک ہی محدود ہوتی ہے۔ ڈیزاں بنانے والے سے لے کر آخر صارف تک درحقیقت ایک سو سے زائد عمل ہوتے ہیں۔ تنخواہ میں اضافہ کو لے کر مزدوروں کے ذریعہ کیے گئے نسبیدہ احتطراب کی وجہ سے صنعت کارپیے کام کو کسی دوسری جگہ منتقل کریں گے جو کہ یوینیٹ کے لیڈران کی پہنچ سے دور ہوگا۔ چاہے یہ موجودہ کم مزدوری کی ادائیگی کا معاملہ ہو یا پھر تھوڑی بہت ترمیم کے ساتھ اسے زیادہ کرنے کی بات۔ خورده دکان داروں کی حمایت حاصل کرنا بھی اس سلسلہ میں کیا اہم ہوگا انہیں بھی فہرست میں رکھیں تاکہ سرکار اور مقامی ایجنسیوں پر باہمیا جاسکے تاکہ مزدوری کی زیادہ ادائیگی کی ساخت اور اس کے موثر طریقوں کو عملی جامد پہنچایا جاسکے۔ اس طرح یہاں پر میں الاقوامی رائے قائم کرنے کے لیے فورم بنانے کا نظریہ ہے۔ (رائے چودھری 2005:2254)

اوپر دی گئی رپورٹ کا مطالعہ پوری توجہ کے ساتھ کریں۔ اس طرف توجہ دیں کہ کس طرح پیداوار کے نئے نظام اور ملک سے باہر خریداروں کے اداروں نے پیداوار کی معاشیات اور سیاست کو بدل دیا ہے۔

IV

سیاست

سیاسی اداروں کا تعلق سماج میں طاقت کی تقسیم سے ہے۔ دو تصورات جو کہ سیاسی اداروں کو سمجھنے میں تلقیدی ہیں وہ ہیں طاقت اور اختیار۔ طاقت افراد یا گروہوں کے ذریعہ دوسروں کی مخالفت کرنے کے باوجود اپنی خواہش پوری کرنے کی امabilitت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے پاس دوسروں کی

اقدار کی قانونی نظام کے ذریعہ پشت پناہی اور اسی کی پالیسیوں کو نافذ کرنے کے لیے فوجی قوت کو استعمال کرنے کی استعداد ہوتی ہے۔ تقاضی نظریے میں ریاست کو سماج کے سبھی طبقات کے مفادات کا نمائندہ ہونے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ لصادمی نظریے میں ریاست کو سماج کے غالب طبقات کی نمائندگی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جدید ریاستیں، روایتی ریاستوں سے بالکل مختلف ہیں۔ ان ریاستوں کی تعریف اقتدار اعلیٰ، ریاست اور اکثر قومیت کے تصور کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اقتدار اعلیٰ ایک مخصوص مملوکہ علاقے پر ریاست کے غیر مترادع سیاسی حکمرانی کی دلالت کرتا ہے۔

ایسا نہیں کہ مقتدر اعلیٰ ریاست ہی وہ پہلی ریاست تھی جس میں شہریت سیاسی شرکت کے حقوق کے ساتھ جڑی تھی بلکہ انہیں جدوجہد کے ذریعہ حاصل کیا گیا تھا اور بادشاہوں کے حقوق کو حمدود کیا گیا یا انہیں بڑی مستبدی کے ساتھ اکھاڑ پھینکا گیا تھا۔ فرانسیسی انقلاب اور ہمارے ہندوستان میں آزادی کے لیے جدوجہد اس طرح کی تحریک کی دو اہم مثالیں ہیں۔

شہری کے حقوق میں شامل ہیں شہری، سیاسی اور سماجی حقوق۔ شہری حقوق میں افراد کو اپنی مرضی کے مطابق کہیں بھی رہنے کی آزادی، بولنے اور نہ ہب کی آزادی، اپنی جائیداد کا

منصفانہ مانتے ہیں۔ عموماً اس میں کچھ طرز فکر ہوتی ہے جو اسے قانونی شکل دینے میں معاون ہوتی ہے۔

بے ریاست سماج

بے ریاست سماجوں کی تجرباتی تحقیق جو کہ ماہرین بشریات کے ذریعہ تقریباً ساٹھ سال پہلے کی گئی تھیں وہ یہ واضح کرتی ہیں کہ کس طرح جدید حکومت کے تجرباتی آلات کی غیر موجودگی میں بھی نظم و ضبط کو قائم رکھا جاتا تھا۔ اجزاء کے درمیان متوازن مخالفت ہونے کے باوجود بھی دوستوں اور مخالفوں کو شادی اور رہائش، رسم و رواج میں شریک کیا جاتا ہے حالانکہ مخالفت اور کائنٹ جھانٹ کی جوڑ توڑ جو کہ رشتہ داری کی بنیاد پر ہوتی ہے وہ بھی شامل ہوتی ہے۔

جبیسا کہ ہم سمجھی یہ جانتے ہیں کہ ایک جدید سماج کا معین ڈھانچہ اور رسمی طریقہ عمل ہوتا ہے۔ تو کیا بغیر ریاست والے سماجوں کی مندرجہ بالا غیر رسمی طریقہ ان کی خصوصیات کے طور پر ریاست والے سماجوں میں بھی موجود نہیں ہیں؟

ریاست کا تصور

ریاست کا وجود وہی ہوتا ہے جہاں حکومت کی سیاسی تنظیمیں (پارلیمنٹ یا کانگریس اور سول سروں کے عہدیدار جیسے ادارے) ایک مخصوص علاقے پر حکمرانی کرتے ہوں۔ حکومتی

سرگرمی 10

پتہ لگائیں کہ مختلف ممالک میں خواتین کو حقوق رائے دہندگی کب ملی۔ آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں کہ رائے دہندگی کے حقوق اور عوامی عہدے کے لیے کھڑے ہونے کا حق حاصل ہونے کے باوجود خواتین کی اطمینان بخش نمائندگی نہیں ہے؟ کیا وسیع معنوں میں طاقت کا تصور پارلیمنٹ اور دوسرا اداروں میں خواتین کی کم سے کم نمائندگی کو موجودہ تقسیم محنت کو خواتین کی سیاسی زندگی میں حصہ داری کے پہلو کو متاثر کرتا ہے؟ معلوم کیجیے کہ پارلیمنٹ میں خواتین کے لیے 33 فی صد ریزرویشن کی مانگ کیوں کی جا رہی ہے؟

ہمیشہ کسی قسم کے سماجی گروہوں جیسے خاندان، گورنریا نہیں بھی طبقہ کے ساتھ ایک طرح کی پہچان رکھنے کا احساس کرتے ہیں لیکن پھر بھی قومیت جدید ریاستوں کی ترقی کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی ہے۔ عالمی بازار میں تیزی کے ساتھ ترقی اور گھرے قومیت کے احساسات اور ٹکڑاً موجودہ دنیا کی پہچان بن چکے ہیں۔

سرگرمی 11

سماجی حقوق کو نافذ نہ کرنے والے ممالک کے بارے میں معلومات کریں۔ پتہ لگائیں کہ اس بارے میں کیا صفائی دی جاتی ہے۔ بحث کریں اور یہ دیکھیں کہ کیا معاشی اور سیاسی حقوقوں کے درمیان کوئی تعلق ہے۔

سرگرمی 12

ان واقعات کے بارے میں معلومات جمع کریں جو عالمی سطح پر آپس میں ربط و ضبط کے تعلقات اور ساتھ ہی ساتھ نسلیاتی، نہیں اور قومی تصادم کی تقسیم کو واضح کرتے ہیں۔ بحث کریں کہ سیاست اور معاشیات ان میں کس طرح کا کردار ادا کرتے ہیں؟

سامجیات کی دلچسپی نہ صرف رسمی سرکاری نظام کے ساتھ رہی ہے بلکہ طاقت کے وسیع مطالعے میں بھی رہی ہے اس کی دلچسپی کا مرکز جماعتیں، طبقے، ذات، فرقے، نسلیں، زبان اور مذاہب کے درمیان طاقت کی تقسیم رہی ہے۔ اس کا مرکز صرف مخصوص سیاسی جماعتیں بلکہ یہ اسکو، بینک اور نہیں اداروں جیسی انجمنوں سے ہے اب اس کی حد گاؤں سے نکل کر بین الاقوامی تحریک (جیسے کہ خواتین اور ماحولیات) تک پھیل چکی ہے۔

حق اور قانون کے ذریعہ مساوی طور پر انصاف پانے کا حق شامل ہے۔ سیاسی حقوق میں انتخاب میں حصہ لینے اور عوامی عہدوں پر کھڑے ہونے کا حق شامل ہے۔ زیادہ تر ممالک میں حکومتیں عام حق رائے دہی کے نظریے کو مانے سے انکار کرتی تھیں۔ شروعاتی سالوں میں نہ صرف قوانین کو بلکہ مردوں کی ایک بڑی تعداد کو بھی انتخابات سے باہر کھا جاتا تھا کیونکہ ایک معینہ مقدار میں جائزیاد کا رکھنا ان کے لیے البتہ کا معیار قرار دیا گیا تھا خواتین کو ایک لمبے عرصہ تک حق رائے دہندگی کے لیے انتظار کرنا پڑا۔

تیسرا قسم کے شہری حقوق سماجی حقوق ہیں جن کا تعلق ہر ایک فرد کو معاشی فلاج اور حفاظت مہیا کرنے کے کم از کم خصوصی اختیارات سے ہے جس کے ذریعہ وہ بخوبی زندگی گزار سکے۔ ان اختیارات میں شامل ہیں۔ صحت کے مقابلات، بے روزگاری بہتہ، کم سے کم مزدوری کا تعین، سماجی یا فلاجی حقوق، یہ وسیع معنوں میں فلاجی ریاستوں کے تصور کو پیش کرتے ہیں جو مغربی سماجوں میں دوسروی عالمی جنگ کے دوران قائم ہوئے تھے۔ قبل سو شلسٹ ممالک کی ریاستوں نے کافی حد تک اس حلقة میں اسے نافذ کیا ہے۔ زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں درحقیقت کیا یہ موجود نہیں ہیں؟ آج کل ساری دنیا میں ریاست کی ذمہ داریوں اور معاشی ترقی میں رکاوٹ کے سبب سماجی حقوق پر حملے کیے جا رہے ہیں۔

قومیت کو ایک سیاسی طبقہ کا حصہ ہونے کی علامتوں اور عقائد کے مجموعے کے طور پر واضح کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کسی فرد کو اپنے برطانوی، ہندوستانی، انڈونیشیائی یا فرانسیسی ہونے یا بھروسے رہنے جیسے جذبہ کا احساس ہوتا ہے۔ عموماً افراد

مذہب

مذہب ایک لمبے عرصہ سے مطالعہ اور غور و فکر کا موضوع رہا ہے۔ باب 1 میں ہم نے دیکھا کہ سماجیاتی تنائج جو سماج کے بارے میں کس طرح مذہبی غور و فکر سے مختلف رہے ہیں۔ مذہب کا سماجیاتی مطالعہ مذہب کے مذہبی یادبینیاتی مطالعے سے بہت سارے طریقوں میں الگ ہے۔ پہلا تو یہ ہے کہ یہ تجرباتی مطالعہ انجام دیتا ہے کہ مذہب سماج میں حقیقتاً کیسے کام کرتا ہے اور دوسرے اداروں کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے؟ دوسرا یہ کہ یہ تقابلی طریقہ کار کا استعمال کرتا ہے اور تیسرا، یہ سماج اور ثقافت کے دوسرے پہلوؤں جیسے عقائد، روایات اور اداروں کے بارے میں تحقیق کرتا ہے۔

تجرباتی طریقہ کار کا یہ مطلب ہے کہ ماہر سماجیات مذہبی مظاہر کے بارے میں ایک منصفانہ نظریہ نہیں رکھتے۔ تقابلی طریقہ ان معنوں میں اہم ہے کیونکہ یہ ایک سماج کو ایک ہی سطح پر ایک ساتھ لاتا ہے۔ یہ کسی قسم کی طرف داری اور ذاتی جھکاؤ کے بغیر مطالعہ میں معاون ہوتا ہے۔ سماجیاتی تناظر کے معنی ہیں مذہبی زندگی کو صرف گھر بیو زندگی اور معاشی و سیاسی زندگی کے ساتھ جوڑ کر ہی قابل فہم بنایا جاسکتا ہے۔

مذہب سمجھی واقف سماجوں میں موجود ہوتا ہے۔ حالانکہ مذہبی عقائد اور چلن ایک ثقافت سے دوسری ثقافت میں الگ ہوتے ہیں۔ وہ خصوصیات جو تمام مذہبوں میں کیساں طور پر ہوتی ہیں، وہ ہیں:

- علامتوں کا مجموعہ، اس کے نام سے ابتداء کرنے کا احساس جو لائق احترام پر جلال ہے۔

رسومات یا رواج

عقیدت مندوں کا ایک طبقہ

مذہب کے ساتھ جڑی ہوئی رسومات بہت ہوتی ہیں۔ رسومات کی ادائیگی میں شامل ہیں عبادت کرنا، وظیفہ پڑھنا، گانا گانا، کچھ خاص قسم کے کھانے کھانا (یا پرہیز کرنے کے لیے کھانا)، کچھ خاص دنوں میں روزہ رکھنا اور اسی طرح دوسری چیزیں۔ چونکہ رسومات کی ادائیگی مذہبی علامتوں کی نشاندہی کرتی ہے اس لیے انہیں عموماً عادتوں اور عام زندگی کے عمل سے بالکل جدا طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کسی کے احترام میں شرع یاد دیا جلانا جسے کہ مقدس مانا جاتا ہے، اہمیت کے اعتبار سے کمرے میں روشنی کرنے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ زیادہ تر یہ مذہبی رسومات افراد کے ذریعہ اپنے / اپنی معمول کی زندگی میں انجام دی جاتی ہیں لیکن عام مذاہب میں عقیدت مندوں کے ذریعہ اجتماعی رواجوں کا بھی چلن ہے۔ منضبط رواج خاص جگہوں جیسے چرچ، مسجدوں، مندوں اور خانقاہوں پر بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔

مذہب ایک پاکیزہ تصور سے متعلق ہے۔ اس بارے میں غور و فکر کریں کہ مختلف مذہبوں کے ماننے والے جب مقدس جگہوں پر داخل ہوتے تب سب سے پہلے کیا کرتے ہیں؟ مثال کے طور پر کچھ سرکوڈھانک لیتے ہیں جبکہ کچھ لوگ ایسا نہیں کرتے، جو تے اُتار دیتے ہیں یا خاص قسم کے کپڑے پہنتے ہیں وغیرہ۔ ان سب میں عقیدت کا جذبہ، مقدس مقامات یا حالات کا احترام اور عزت کا جذبہ یہ کیساں موجود ہوتا ہے۔

سامائیل ڈرہیم کی تقاضہ کرنے والے مذہب کے ماہرین سماجیات اُن مقدس مقامات کو سمجھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں جو ہر

میکس ویر (1864-1920) کا اہم کام یہ ظاہر کرتا ہے کہ سماجیات سماجی و معاشی کردار کو مذہب کے تعلق سے دوسرے حلقوں میں کس طرح دیکھتا ہے۔ ویر کی یہ بحث ہے کہ کالوینیزم (پوئیسٹ یوسائی مذہب کی ایک شاخ) معاشی نظام کی ایک شکل کے طور پر سرمایہ داری کی ارتقاء اور ترقی کو اہم طریقوں سے متاثر کرتا ہے۔ کالوں عقیدے کے لوگوں کا ماننا تھا کہ دنیا کی خلقت خدا کی حمد و شنا کے لیے ہوئی ہے یعنی کوئی بھی کام اس کی حمد و شنا کے لیے ہی کیا جاتا ہے یہاں تک کے دنیاوی کاموں کو بھی عبادت کا درجہ دیا گیا۔ اس سے بھی اہم ہے کالوں عقیدت مندوں کا قسمت کے تصور میں یقین جس کے معنی ہیں کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں یہ پہلے سے ہی طے ہوتا ہے چونکہ لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ اس لیے لوگوں کو اس دنیا میں اپنے کاموں میں ہی خدا کی مرضی کے اشاروں کو تلاش کرنا چاہیے۔ اس طرح ایک فرد چاہے وہ جو بھی کام کرتا ہو اگر وہ اپنے کام میں باصول اور کامیاب رہتا ہے تو اسے خدا کی خوشنودی کا اشارہ سمجھا جاتا ہے۔ کماں ہوئی دولت کو دنیاوی عیش و آرام کے لیے خرچ نہیں کرنا چاہیے بلکہ کسی کالوں عقیدے کے لحاظ سے اخلاقی اصول یہ تھا کہ کفایت شعاراتی کی جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوا روپے پیسے کا سرمایہ میں اضافہ کرنے کے لیے لگانا ایک طرح کا مقدس عقیدہ بن گیا یہ تصور کہ زیادہ پیسے لگا کر اشیاء تیار کی جائیں تاکہ اس کے ذریعہ زیادہ اضافہ حاصل کیا جاسکے اس طرح سرمایہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ویر اس نظریہ بحث کو پیش کرنے کے لیے پوری طرح اہل نظر آتے ہیں۔ مذہب کے اس معاملہ میں کالوں نظریہ معاشی ترقی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ایک سماج میں دنیاوی چیزوں سے الگ ہوتا ہے۔ زیادہ تر معاملات میں پاکیزگی میں مافق الفطرت کے اجزاء ہوتے ہیں۔ زیادہ تر کسی درخت یا مندر کی پاکیزگی کے ساتھ یہ عقیدہ جڑا ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی مافق الفطرت طاقت ہے اس لیے یہ مقدس ہیں۔ پھر بھی یہ توجہ دینا ضروری ہو جاتا ہے کہ ابتداء میں بُودھ اور کنیو شیس عقیدوں میں مافق الفطرت کا کوئی تصوّر نہیں تھا لیکن جن افراد یا اشیاء کو وہ مقدس مانتے تھے ان کے لیے اس میں تسلی بخش عقیدت موجود تھی۔ مذہب کا سماجیاتی مطالعہ کرتے وقت ہم یہ سوال پوچھتے ہیں کہ دوسرے سماجی اداروں کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ مذہب کا طاقت اور سیاست کے ساتھ بڑا اگھرا رشتہ ہے۔ مثال کے طور پر تاریخ میں سماجی تبدیلی کے لیے وقتاً فوقتاً ہبھی تحریکیں ہوئی ہیں جیسے مختلف ذات مخالف تحریکیں یا جنس کی تفریق کو لے کر کی جانے والی تحریکیں۔ مذہب کی فرد کے ذاتی عقیدے بھر کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس کا ایک عوامی مزاج بھی ہے۔ اس عوامی مزاج کے سبب ہی مذہب سماج کے دوسرے اداروں سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ سماجیات طاقت کو کیسے وسیع معنوں میں دیکھتا ہے۔ اس لیے سیاسی و مذہبی حلقوں کے درمیان تعلقات کو جانے میں سماجیات کی دلچسپی ہوتی ہے۔ قدیم ماہر سماجیات کا اس بات پر عقیدہ تھا کہ جیسے سماج جدید ہوتا جائے گا، مذہب کا زندگی کے دوسرے پہلوؤں پر اثر کم ہوتا جائے گا، غیر مذہبی تصور اس عمل کی وضاحت کرتا ہے۔ عصری حالات و واقعات سماج کے مختلف پہلوؤں پر مذہب کے اہم کردار کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔ آپ یہ کیوں سوچتے ہیں کہ ایسا ہے۔

VI

تعلیم

تعلیم ساری عمر چلنے والا عمل ہے جس میں سیکھنے کے رسمی وغیر رسمی دونوں ہی ادارے شامل ہوتے ہیں۔ یہاں ہماری بحث صرف اسکول کی تعلیم تک ہی محدود ہوگی۔ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ اسکول میں داخلہ لینا کتنا اہم ہوتا ہے، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم میں سے کچھ کے لیے اسکول اعلیٰ تعلیم اور آخر میں روزگار حاصل کرنے کے لیے پہلی سیڑھی ہے۔ ہم میں سے کچھ کے لیے یہ ضروری سماجی ہنری حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہو سکتی ہے۔ ان تمام معاملوں میں ایک بات جو عام طور پر محضوں کی گئی وہ ہے تعلیم کی ضرورت۔

سماجیات اس ضرورت کو گروہ کی وراثت کی ترسیل / ابلاغ کے ایک عمل کے طور پر سمجھتا ہے جو کہ ہر ایک سماج میں عام ہوتی ہیں۔ آسان اور پیچیدہ جدید سماجوں میں ایک صفاتی فرق ہوتا ہے پہلے معاملہ میں کسی قوم کے رسمی اسکول کی ضرورت نہیں

مذہب کا مطالعہ ایک الگ ہستی کے طور پر نہیں کیا جاسکتا۔ سماجی طاقتیں ہمیشہ اور لازمی حیثیت سے مذہبی اداروں سے جڑی ہوتی ہیں اور انہیں متأثر بھی کرتی ہیں۔ سیاسی مباحثہ، معاشی حالات اور جنس کے معیار ہمیشہ ہی مذہبی کردار کو متأثر کرتے رہیں گے۔ بدلتے ہوئے مذہبی اصولی سماج کی سوچ کو متأثر اور کبھی کبھی معین بھی کرتے ہیں۔ دنیا کی نصف آبادی خواتین کی ہے اسی لیے سماجیاتی طور پر یہ پوچھنا بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ انسانی آبادی کے اتنے بڑے نطہ کے ساتھ مذہب کا کیسا رشتہ ہے؟ مذہب سماج کا ایک اہم حصہ ہے اور دوسرے حصوں کے ساتھ پیچیدہ طور پر بندھا ہے۔ سماجیات کے ماہرین کا کام ان مختلف تعلقات کو واضح کرنا ہے۔ روایتی سماجوں میں مذہب عموماً مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ مذہبی علامت اور رسم و رواج اکثر پیشتر سماج کے مادی و فناکارانہ ثقافتوں کے ساتھ مل کر وحدت کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ سماجیات کس طرح مذہب کا مطالعہ کرتا ہے یقین دیے گئے بوكس میں اقتباس کو توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

بہت سارے باہری عوامل نے مذہبی ماہرین کی روایتی طرز زندگی کو متأثر کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ اہم ناسک میں روزگار اور تعلیمی موقع میں اضافہ ہے..... آزادی کے بعد مذہبی رہنماؤں کی طرز زندگی میں بڑی تیزی سے تبدیلی ہو رہی ہے۔ اب وہ اپنی بنیوں و بیٹوں کو اسکول بھیجتے ہیں اور روایتی کاموں سے الگ ہٹ کر ملازمت کے لیے انہیں تربیت بھی دی جاتی ہے۔ دوسری زیارت گاہوں کی طرح ناسک میں بھی مذہبی سرگرمیوں کے لیے دوسرے ضمنی مرکزوں کی ترقی ہوئی ہے۔ کسی بھی زائر کے لیے گودواری کے پاکیزہ پانی کو تابنہ کے لوٹے میں بھر کر لے جانا ایک معمول بن گیا ہے۔ تابنہ کے کارگروں نے یہ برلن انہیں مہیا کر دیا۔ زائرین خوب بھی انہیں خریدتے تھے تاکہ گھر پہنچ کر تختہ کے طور پر اپنیں اپنے دوستوں و رشتہ داروں میں تقسیم کریں۔ کافی عرصے تک ناسک کو پیش کیا جائے اور چاندی کے پختہ کار ماہر دستکاروں کی حیثیت سے جانا جاتا تھا۔ چونکہ ان مصنوعات کی مانگ غیر منضبط اور غیر معین ہوتی تھی اس لیے گھر کے تمام بزرگ افراد کو اس کام میں مدد کے لیے انہیں لگایا جاسکتا تھا۔ بہت سارے دستکار صنعت کے چھوٹے یا پھر بڑے پیمانے کی تجارتیں میں داخل ہو گئے۔ (آچاریہ 1974 : 399 - 401)

مثال کے طور پر ایک شخص اسکول کے بچوں کی ایک جیسی پوشش کی بات کر سکتا ہے۔ کیا آپ ہم معیاری کو ترقی دینے والی دوسری خصوصیات کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

ایسا میں درکھیم کے مطابق ایسا کوئی سماج نہیں جس میں عام بینادوں پر کچھ مخصوص خیالات، جذبات اور روایات موجود نہ ہو۔ تعلیم کو سماجی حیثیت میں تفریق کیے بغیر بچوں کو یہ تمام باتیں ذہن نہیں کرانی چاہیے۔

(درکھیم 1956:69) تعلیم کو مخصوص پیشہ کے لائق بنانے والی اور ساتھ ہی سماج کی خصوصی قدروں کو جذب کرنے والی بھی ہونا چاہیے۔

وٹائی نظریہ کے ماہرین تعلیم کی عام سماجی ضرورتوں اور سماجی معیاروں کی بات کرتے ہیں۔ وٹائی نظریہ کے ماہرین کے مطابق تعلیم سماجی ساخت کو بنانے، یا کرنے اور ثقافت کی ترسیل و ترقی کے کاموں کو انجام دیتی ہے۔ تعلیمی نظام اس سلسلہ میں بھی اہم ہوتا ہے کہ اس نظام کے ذریعہ افراد سماج میں اپنے مستقبل کے کردار کا انتخاب کرتا ہے یہ کسی بھی فرد کی قابلیت کو ثابت کرنے کا موقع بھی دیتی ہے۔ اسی لیے تعلیم کو

ہوتی پچھے خود بخود یہی بڑوں کے ساتھ سرگرمیوں میں شامل ہو کر روایات اور زندگی کے سطحی طور طریقوں کو سیکھ لیتے تھے۔ پیچیدہ سماجوں میں ہم نے دیکھا کہ معاشری تقسیم محنت دنوں دن بڑھتی جا رہی ہے جس نے کام کو گھروں سے الگ کر دیا ہے۔ اس کے لیے خصوصی تعلیم اور مہارت حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریاست کے نظام میں ترقی ہو رہی ہے ساتھ ہی قدم اور خیالات کی پیچیدہ علامات میں بھی۔ ایسے حالات میں آپ کس طرح غیر رسمی تعلیم کو حاصل کریں گے؟ والدین اور دوسرے بزرگ اپنے علم کو اگلی نسل تک غیر رسمی طور پر کیسے پہنچائیں گیں؟ ایسے سماجی حالات میں تعلیم کو رسمی اور واضح ہونا ضروری ہو گیا ہے۔

مزید طور پر جدید پیچیدہ سماج آسان سماجوں کے مقابلہ میں عموماً عالمی قدروں پر منحصر ہوتے ہیں یہ ہی بات اسے آسان سماجوں سے الگ کرتی ہے جو خاندان، رشتہ دار، قبیلے، ذات اور مذہب جیسی مخصوص قدروں کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ جدید سماجوں میں اسکول کی تکنیکی کیسا نیت کے فروغ، ہم معیار حوصلہ افزائی اور عمومی قدروں کی ترقی کے لیے کی جاتی ہے۔ اس کے بہت سارے طریقہ موجود ہیں



اس منظر پر بحث کیجیے

کے گھر یلو اور آمدنی بڑھانے والے کام کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک 10 سال کی لڑکی بیچنے کے لیے گائے کا سوکھا گو بر اٹھاتی ہے (پر گپی 60: 2002)۔

مندرجہ بالا روپورٹ یہ اشارہ کرتی ہے کہ جنس اور ذات کی بنیاد پر تفریق کس طرح تعلیمی موقع میں نکراو پیدا کرتی ہے۔



اس منظر پر بحث کیجیے

یاد کرو کہ کس طرح ہم نے ابتداء میں اس کتاب کے باب 1 میں دیکھا تھا کہ کسی بچے کی اچھی ملازمت کے موقع پر لاتعداد سماجی عوامل کا کیسے اثر پڑتا ہے۔ سماجی اداروں کے کام کے طریقوں کو سمجھنے میں اس عمل کا صحیح تجزیہ کرنے میں اب آپ کو بہتر مدد ملنی چاہیے۔

مختلف حیثیتوں کے لوگوں کو ان کی قابلیت کے مطابق منتخب کرنے کی ایک ایجنسی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ باب 2 میں کردار اور سماجی طبقہ بندی کے وظائفی تصور پر ہماری بحث کو پھر سے یاد کیجیے۔

سماج کو غیر مساوی اور تلقیحی ماننے والے ماہرین سماجیات کے لیے تعلیم اہم تلقیحی ایجنسٹ کی صورت میں کام کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم کے موقع میں غیر مساوات کا ہونا سماجی طبقہ بندی کی ہی ایک اہم پیداوار ہے۔ دوسرے الفاظ میں اپنی سماجی-معاشری حیثیت کے مطابق ہی مختلف قسم کے اسکول پر مختصر ہوتے ہیں چونکہ ہم کچھ اس طرح کے اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں تو پھر ہمیں اسی طرح کے مختلف مراعات اور آخر کار ویسے ہی موقع حاصل ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر کچھ لوگ یہ بحث پیش نہیں کرتے ہیں کہ اسکول کی تعلیم اشراف اور عالم لوگوں کے تیج موجودہ فرق کو اور بھی زیادہ گھرا کرتی ہے مراتی اسکول میں جانے والے بچوں میں خود اعتمادی آجائی ہے جبکہ محروم طبقہ کے بچے اس کے برعکس احساس کمتری کا احساس کرتے ہیں۔ (پائلٹ 2002: 151)۔ اس کے علاوہ دوسرے بہت سارے بچے اور بھی ہیں جو اسکول نہیں جاسکتے یا جانا چھوڑ دیتے ہیں مثال کے لیے اس روپورٹ کا مطالعہ کریں:

اس وقت تو اسکول میں آپ بچوں کو دیکھ رہے ہیں لیکن اگر آپ فصل لکنے کے وقت آئیں تو آپ کو درج فہرست ذات (Sc) اور درج فہرست قبائل (ST) کا بچہ نہیں ملے گا۔ جب ان بچوں کے والدین باہر کام کرتے ہیں تو ان پر کچھ ذمہ داریاں آجائی ہیں اور ان طبقوں سے تعلق رکھنے والی لڑکیاں کبھی کبھی اسکول نہیں جاتی کیونکہ وہ مختلف قسم

سرگرمی 13

ایک کنڈر گارڈن اسکول کے مطالعے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بچوں نے کیا سیکھا ہے:-
کھیل کی سرگرمیوں کے مقابلہ میں کام کی سرگرمی زیادہ اہم ہوتی ہے۔

- کام میں کچھ ایک یا پھر تمام سرگرمیوں میں اسٹاد کی ہدایت کو شامل کیا جاتا ہے۔

- کام لازمی ہوتا ہے اور خالی وقت کی سرگرمی کو کھیل کہتے ہیں۔ (اپل 1979: 102)

آپ کیا سوچتے ہیں؟ بحث کریں۔

فرہنگ

شہری (Citizen): ایک سیاسی کمیونٹی کا فرد جس کی رکنیت کے ساتھ حقوق اور فرائض دونوں ٹھوڑے ہوتے ہیں۔

تقسیم محنت (Division of Labour): خاص طرح کے کام جن کی مدد سے مختلف قسم کے کاموں کو پیداوار کے نظام میں لگایا جاتا ہے۔ تمام سماجوں میں تقسیم محنت کی سب سے چھوٹی ابتدائی شکل ضرور موجود ہوتی ہے پھر بھی صنعی ترقی کے ساتھ پہلے کی پیداوار کے نظام کے مقابلہ تقسیم محنت وسیع طور پر پھیلہ ہو گیا ہے۔ جدید دنیا میں تقسیم محنت میں الاقوامی موضوع بن گیا ہے۔

جنس (Gender): ہر ایک جنس کے افراد کے کردار کے بارے میں مناسب سمجھی جانے والی سماجی توقعات، جنس کو سماج کے بنیادی منظم نظریہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

تجرباتی تحقیق (Empirical Investigation): ایک واقعیاتی جانچ جو کہ ایک دیے ہوئے حلقوے میں سماجیاتی مطالعہ کے لیے کی جاتی ہے۔

داخلی زوجیت (Endogamy): ایک مخصوص ذات، طبقہ یا قبائلی گروہ کے اندر کی جانے والی شادی۔

خارجی زوجیت (Exogamy): ایک خاص گروہ کے رشتاؤں سے باہر کی جانے والی شادی۔

طرز فکر (Ideology): ایسے آپسی خیالات یا عقائد جو مغلوب گروہوں کے مفاد کو صحیح ثابت کرتے ہوں۔ طرز فکر ایسے تمام سماجوں میں موجود ہوتی ہے جن میں گروہوں کے درمیان منظم اور نقش کندہ غیر مساوات پائی جاتی ہیں۔ طرز فکر کا تصور طاقت سے جڑا ہے کیونکہ یہ گروہوں کی طاقت میں فرق کو جائز ٹھہراتی ہے۔

استحقاق (Legitimacy): یہ یقین کہ ایک مخصوص سیاسی حکم منصفانہ اور جائز ہے۔

کیک زوجیت (Monogamy): جس شادی میں صرف ایک شوہر یا ایک زوجہ ہو۔

کثیر زوجیت (Polygamy): وہ شادی جو ایک وقت میں ایک سے زیادہ شوہر یا زوج پر مشتمل ہو۔

کثیر شوہریت (Polyandry): جس شادی میں ایک عورت کے کئی شوہر ہوں۔

کثیر زوجیت (ایک سے زیادہ بیویاں ہوں) (Polygyny): جس شادی میں ایک شوہر کی بہت ساری بیویاں ہوں۔

خدماتی صنعتیں (Service Industries): تیار اشیاء کے مقابلے خدمات کی پیداوار سے جڑی صنعت جیسے نقل و حمل کی صنعت۔

ریاستی سماج (State Society): ایسا سماج جس میں سرکار کے رسمی اجزاء شامل ہوں۔

بنا ریاستی سماج (Stateless Society): ایسا سماج جس میں سرکار کے رسمی اجزاء شامل ہوں۔

بنا ریاستی سماج (Stateless Society): ایسا سماج جس میں سرکار کے رسمی اداروں کی کمی ہو۔

سماجی حرکت پذیری (Social Mobility): ایک حیثیت یا ایک پیشہ سے دوسرے پیشہ کی طرف حرکت کرنا۔

مقتدر اعلیٰ (Sovereignty): کسی مخصوص مملوکہ علاقے میں ریاست کی غیر تنازع سیاسی حکمرانی۔

مشقیں

1۔ نوٹ کریں کہ آپ کے سماج میں شادی کے کون کون سے اصول و ضوابط کو مانا جاتا ہے۔ جماعت میں دوسرے طلباء کے ذریعہ کیے گئے مشاہدہ کا موازنہ اور بحث کیجیے۔

2۔ معلوم کریں کہ کس طرح رُکنیت، رہائش کی طرز اور بیہاں تک کہ باہمی ربط کا طریقہ خاندان میں وسیع معنوں میں معاشی، سیاسی اور ثقافتی تبدیلی لاتا ہے مثال کے طور پر بحث۔

3۔ کام پر ایک مضمون لکھیے۔ موجودہ پیشوں کی وسعت اور ان میں کس طرح تبدیلی واقع ہو رہی ہے ان دونوں پر روشنی ڈالیے۔

4۔ سماج میں موجودہ حقوق پر بحث کیجیے وہ کس طرح ہماری زندگی کو متاثر کرتے ہیں؟

5۔ سماجیات کس طرح مذہب کا مطالعہ کرتی ہے؟

- 6۔ اسکول بحثیت ایک سماجی ادارہ اس پر ایک مضمون لکھیں۔ اپنے مطالعہ اور ذاتی مشاہدوں دونوں کے ذریعہ مثالیں پیش کریں۔
- 7۔ بحث کیجیے کہ کس طرح یہ سماجی ادارے آپس میں تقاضا کرتے ہیں۔ کیا آپ بحثیت سینئر طالب علم ہونے کی حیثیت سے اپنی طرف سے بحث کر سکتے ہیں؟ یہ بحث کریں کہ مختلف سماجی ادارے آپ کی نشوونما میں کیسے اشتراک کرتے ہیں۔ کیا آپ پوری طرح باضطہ میں یا آپ سماجی اداروں کی ممانعت کر کے ان کی دوبارہ وضاحت کر سکتے ہیں؟

مطالعہ

آچاریہ، ہمہ تا۔ (1974) ”چینگ روں آف پلیجیس اپیشلیسٹس ان ناسک۔ دی پلگرم ٹھی“، ان ایڈر۔ راؤ۔ ایم۔ ایس۔ این اربن سوشیولاجی ان اندیز: یڈرائینڈ سورس بک، اورینٹ لانگ میں، نئی دہلی صفحہ 403-391۔

ایپل، ماہنگل-ڈبلیو 1979۔ آئیڈریا جی اینڈ کری کولم۔ روٹچ اینڈ کیگان پال، بندن۔

چھتائی، عصمت۔ 2004۔ ٹیز گرینی ان کنٹم پوریری اندیں شارٹ اسٹوریز: سیریز 1، ساہتیہ اکڈیمی، نئی دہلی۔

دو بے۔ لیلا 2001۔ اشٹھر و پلو، جیکل ایکسپلوریشنز ان جنڈر: امنڑ کیٹنگ فیڈس، سچ پلیکیشنز، نئی دہلی۔

درکھم۔ ایماں 1956۔ ایجوکیشن اینڈ سوشیولاجی، دی فری پریس، نئی یورک۔

پاٹھک۔ او تجیت، 2002۔ سو شل امپلی کیشن آف اسکولنگ: نالچ، پیداگوگی اینڈ کاشنیس، رینو پبلیشورز، دہلی۔

پاٹچی 2002۔ دی پاراچی ایجوکیشن رپورٹ، پاٹچی ٹرسٹ، دہلی۔

رانے۔ چودھری، سپریہ۔ 2005۔ لیبر ایکٹیو یوز اینڈ ویکن ان دی ان آر گینا نسڈ سیکٹر: گارمنٹ ایکسپورٹ اینڈ سٹری ان بینگلور، ایکنا مک اینڈ پاٹھنگل ویکلی، مئی 28 تا جون 4 صفحہ 2255-2250۔

شاہ، اے۔ ایم۔ 1998۔ فیملی ان اندیا: کریٹیکل ایسیز، اورینٹ لانگ میں، حیدر آباد۔

سنگھ۔ یونگندر 1993۔ سو شل چنچ ان اندیا: کرائس اینڈ ری سائٹنیس۔ ہر آمنڈ پلیکیشنز، نئی دہلی۔

او برائے، پتھریشیا، 2002، ”فیملی، کنشپ اینڈ میرج ان اندیا، اسٹوڈیٹر بریٹنیکا، اندیا، جلد 6، صفحہ 150-145 انسائیکلو پیڈیا بریٹنیکا پرائیوٹ میڈیا، نئی دہلی۔